عہد نامہ جدید کی سالانہ تقسیم	7,35,52,000	7,68,65,000	8,01,78,000
عیسائی ریڈیو/ٹی وی اسٹیشن	1,900	2,160	2,340
سامعین و ناظرین کی ماہانہ تعداد	43,70,45,000	45,18,59,400	1,44,76,58,000
غیر تبلیغ شدہ آبادی	1,27,39,30,000	1,25,25,57,000	1,23,11,83,000
دنیا کی کل آبادی میں غیر تبلیغ شدہ آبادی کا تناسب	%24٫5	%23٫6	%22٫9

افریقہ

"مالی میں فولانی پناہ گزینوں کے لیے اب مشنوں کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔"

[مندرجہ ذیل مضمون، جسے ہم من و عن پیش کر رہے ہیں، (Pulse) کے ایک حالیہ شمارے میں شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون مغربی افریقہ میں کام کرنے والے ایک مشنری نے این۔ جے السروح کے قلمی نام سے لکھا ہے۔]

مغربی افریقہ میں سیاسی عدمِ استحکام نے مشنری مبلّغوں کو بے نظیر موقع فراہم کیا ہے کہ اپنے قول اور عمل دونوں سے موریطانیہ کے ہزاروں مسلم فولانی خانہ بدوشوں کے سامنے یسوع کی تعلیمات پیش کریں۔

یہ 1989ء کے اوائل کی بات ہے جب سینیگال اور موریطانیہ کی سرحدوں پر واقع چھوٹے چھوٹے قصبوں میں مویشیوں کی چوری اور فائرنگ کے واقعات رونما ہوئے۔ یہ واقعات بڑھتے بڑھتے دونوں ملکوں کے دارالحکومتوں ۔ ڈاکر اور نواخ کُشط میں فسادات پر منتج ہوئے اور دونوں ممالک کی حکومتوں نے ایک دوسرے کے شہریوں کو اپنے ہاں سے نکال دیا۔ موریطانیہ ایک اسلامی جمہوریہ ہے اور اس وقت یہاں ایک سفید فام اقلیت حکمران ہے جو قریب کے سیاہ فام افریقی ملکوں کے بجائے ہمسایہ عرب ملکوں کے ساتھ اپنے تشخص کو زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ فسادات سے موریطانیہ کو موقع ملا ہے کہ وہ اپنے سیاہ فام شہریوں کو بھی ملک سے نکال باہر کرے جن کی تعداد سفید فام موروں اور ان کے سابقہ غلام سیاہ فام موروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔

پہلے وُلوف قبیلے کو ملک چھوڑنا پڑا اور اب خانہ بدوش فولانیوں کا مالی میں مسلسل تعاقب کیا جا رہا ہے۔ مالی نے حال ہی میں بادلِ نخواستہ ان لوگوں کو پناہ گزین کی حیثیت دی ہے۔ انہیں ملک بدر کرنے سے پہلے موروں نے ان کی نقدی اور دوسری قیمتی اشیاء ضبط کر لی تھیں۔ جون 1990ء کی مردم شماری کے مطابق مالی میں ان کی تعداد کا اندازہ "کم از کم 5 ہزار" تھا مگر ان کی حقیقی تعداد کم از کم اس سے دگنی ہے۔

منسٹری کے لیے مواقع

تبلیغی مشنوں کو چاہیے کہ وہ علاقے میں ہمدردی کے مشن روانہ کرنے میں کوتاہی سے کام نہ لیں۔ صرف فرانسیسی مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی تعداد 60 لاکھ سے زائد ہے۔ یہ لوگ "افریقی ساحل" کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی آبادیوں میں عیسائیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ مزید برآں موریطانیہ کی سرحدیں مقدّس تعلیمات کے لیے مکمل طور پر بند ہیں۔ یہاں کے لوگ وطن چھوڑے بغیر مسیحی تعلیمات سے آگاہ نہیں ہوسکتے۔ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ بے گھر افراد اکثر مسیحی پیغام سننے کے لیے آمادہ ہوتے ہیں۔

اس بحران کے دوران میں مالی کے "سونِنکے" قبیلے نے بے گھر خانہ بدوش ہمسایوں کے ساتھ مہمان نوازی کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ حالانکہ خود ان کسانوں کو مشکل سے دو وقت کی روٹی میسّر آتی ہے۔ نیز یہ بے گھر لوگ، فولانیوں سے الگ زبان بولتے ہیں۔ صحرا کے کنارے منطقہ معتدلہ کے اس خطے میں بارشیں کبھی کبھار اور فصلیں بہت کمزور ہوتی ہیں، اس لیے فولانیوں کی مدد کے لیے بہت کچھ کرنا ضروری ہے۔

ان لوگوں کی حالت زار مغربی مالی میں مقیم تبلیغی مشنوں کو ابھی حال ہی میں معلوم ہوئی ہے۔ گذشتہ ستمبر میں گالو نامی ایک موریطانوی فولانی نے یونائیٹڈ ورلڈ مشن سے وابستہ امریکی مشنری جم باوَرز سے رابطہ قائم کیا اور ان سے اپنے لوگوں کے لیے امداد کی درخواست کی۔ جناب گالو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ماہرِ آبیات ہیں۔ اُن کے پاس ایک برادر مشن کا تعارفی خط تھا۔ چنانچہ گذشتہ موسم گرما میں جناب گالو کی سرکردگی میں ایک ٹیم نے بے گھر موریطانوی باشندوں کی گنتی کی۔

اچھی اور بری خبر

فولانیوں کی بنیادی ضروریات کیا ہیں؟ اس کا جائزہ لینے کے لیے 12 ستمبر 1990ء کو

ایک سفر کیا گیا۔ جائزہ ٹیم میں جناب گالو، جناب باؤرز، ایک مقامی پروٹسٹنٹ پادری، ریڈ سی ٹیم انٹر نیشنل (Red Sea Team International) کا ایک مشنری نیز مالی اور موریطانیہ کے متعدد فولانی شامل تھے۔

جناب باؤرز جنھوں نے بعد میں پناہ گزینوں کے بارے میں رپورٹ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین اور یو ایس ایڈ (United States Agency for International Development) کے حوالے کی، اپنے مختصر دورے میں فولانی زبان کے چند جملے سیکھ لیے۔ انہوں نے بہت سے فولانی پناہ گزینوں کے ساتھ فرانسیسی اور انگریزی میں گفتگو کی اور ان میں فرانسیسی، انگریزی اور عربی زبانوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ان میں سے چند لوگوں نے جناب باؤرز کو بتایا کہ وہ اسلام سے مایوس ہو چکے ہیں، کیونکہ اُن پر اُن کے مسلمان "بھائیوں" نے حملہ کیا ہے۔

اگرچہ حالات کافی حد تک سازگار ہیں لیکن مغربی افریقہ میں وقت مشنریوں کا ساتھ نہیں دے رہا۔ کوئی مشنری بھی موریطانوی فولانی لوگوں سے اُن کی اپنی زبان یا مقامی تجارتی زبان کے ذریعے رابطہ قائم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ موریطانیہ کے فولانی لوگ فرانسیسی یا مالی کی زبان باما بارا کی نسبت موروں کی عربی بولی "حسنیہ" بولنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

فولانی بولیاں بہت ہی مشکل ہیں اور ان کے سیکھنے کے لیے برس ہا برس درکار ہیں۔ جب تک ایک کارکن اُن کی زبان میں مہارت حاصل کر پائے، عین ممکن ہے کہ بھرپور آمادگی کا یہ اہم دور گزر چکا ہو۔

تاہم منسٹری کے لیے ان تمام مشکلات کے باوجود کچھ مواقع موجود ہیں۔ پناہ گزینوں کی حیثیت سے تسلیم کیے جانے کے بعد موریطانوی فولانیوں کے لیے حکومت اور بین الاقوامی ایجنسیوں کی امداد کے دروازے کھل گئے ہیں تاہم انہیں مشن سوسائٹیوں کی جانب سے اضافی مالی امداد کی ضرورت ہے۔ اور امداد کی تقسیم کے لیے مشنریوں کا عام طور پر خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ عین اس وقت سینیگال میں موسم گرما کے انسٹی ٹیوٹ میں فولانی زبان میں کتابچے اور زبان سیکھنے کی کتابیں دستیاب ہیں۔ اسی طرح تنظیم کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ (Campus Crusade for Christ) بہت جلد فولانی زبان میں "یسوع" کے نام سے ایک فلم جاری کرنے والی ہے۔

تبلیغی تناظر میں اس صورتِ حال کا ایک منفی پہلو بھی ہے۔ حالیہ بحران سے پہلے مالی اور

سینیگال میں مستقل طور پر رہنے والے موروں کی کبھی آبادیاں ہوتی تھیں۔ اب تقریباً یہ سب فولانیوں کے انتقام کے ڈر سے شمال میں موریطانیہ کی طرف فرار ہو گئے ہیں۔

یہ بُری خبر ہے کہ مالی میں کسی مشنری ادارے نے موروں کو بالخصوص اپنی توجہ کا مرکز نہیں بنایا۔ یہ مُور سو فیصد مسلمان ہیں۔ اور جب بہت زیادہ وقت گزر جانے کے بعد عیسائی کارکنوں نے سینیگال میں ان سے رابطے کا آغاز کیا (ان کی منسٹری 1989ء میں اس علاقے میں گئی تھی۔) تو ان "پوشیدہ لوگوں" تک رسائی کے لیے جو ایک موقع میسّر آیا تھا، وہ بھی ختم ہو گیا۔

لائبیریا

مسلمانوں کی جانب سے نیشنل پیٹریاٹک فرنٹ آف لائبیریا پر ایک ہزار مساجد اور اسلامی اسکول تباہ کرنے کا الزام

مسلمانوں نے الزام لگایا ہے کہ لائبیریا کی پندرہ ماہ کی خانہ جنگی کے دوران میں چارلس ٹیلر کے نیشنل پیٹریاٹک فرنٹ آف لائبیریا (این پی ایف ایل) نے ایک ہزار سے زائد مساجد اور اسلامی اسکولوں کی بے حرمتی کی، انہیں مسمار کیا اور جلا کر راکھ کر ڈالا۔ Movement for the Redemption of Liberian Muslims (لائبیریا کے مسلمانوں کی تحریکِ نجات) کے ایک بیان میں، جو لائبیریا کے سیاسی مستقبل کے موضوع پر منعقدہ ایک قومی کانفرنس میں پڑھ کر سنایا گیا، ان ظالمانہ کارروائیوں کے لیے ٹیلر کے زیرِ اثر سب سے بڑے باغی گروہ کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا۔

بیان میں کہا گیا کہ "ہم نے بہت سی دہشت ناک کارروائیوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ ہمارے اماموں کے سر کاٹ کر عام نمائش کے لیے قرآن پاک پر رکھے گئے۔ ہمارے ہزاروں مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو قتل کیا گیا، ان کی جائدادیں تباہ کر دی گئیں اور قرآن کے نسخے نذرِ آتش کیے گئے حالانکہ ان تمام کارروائیوں کی کوئی معقول وجہ موجود نہ تھی۔" بیان میں تمام متحارب فریقوں کو غیر مسلح کرنے اور ایک نئی قومی فوج تشکیل دینے کا مطالبہ کیا گیا جس میں تمام لائبیریائی گروپوں کو برابر کی نمائندگی حاصل ہو۔ باغیوں کے ہاتھوں تباہ شدہ یا نقصان زدہ مساجد کی تعمیر اور بے گھر مسلمانوں کی آباد کاری کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ اگست 1990ء میں مغربی افریقی